

طسم الله اعلم بمراده بذالك تلك اى  
هذه الايات ايت الكتاب القران المبين المظهر الحق  
من الباطل لعلك يا محمد باخج نفسك قاتلها غيا  
من اجل ان لا يكونوا اى احصل مكة مومنين  
(الف)

کلام باری و کلام مفسر کا ترجمہ کرہیں نیز بتائیں کہ ایت کتاب  
میں اضافت کونسی ہے؟

ترجمہ:-

اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے اس کے معنی کو یہ آیات  
کتاب خارج کی آیات ہیں جو باطل سے حق کو ظاہر اور ممتاز  
کرنے والی ہیں ہم سناتے ہیں آپ کو اے محمد تسلی دیتے ہوئے  
اس بات سے کہ اہل مکہ آپ کو شہید نہ کر دیں ان کے ایمان  
لانے کے بارے میں  
ایت کتاب میں اضافت:-

ایت کتاب میں اضافت معنوی (منی ہے)  
ہے کیونکہ یہاں مضاف الیہ سے پہلے من مقرر ہے  
ایضاً یہ

(ب)

آیت مبارکہ میں مذکور لعل کس معنی کے لیے استعمال  
ہوا ہے؟ ایسا مؤقف بیان کرنے کے بعد اس کے مطابق معنی تحریر کریں؟

جواب:-

لعل خواہ ترجمہ کے لیے آتا ہے مگر یہاں یقین یعنی  
یقین کے لیے ہے۔ کیونکہ کلام خرد اور ذی میں ظن نہیں بلکہ  
یقین کا مفہوم ہوتا ہے۔  
یعنی یقیناً آپ اپنے آپ کو شہید کرنے والے ہیں غم کی وجہ سے کہ اہل مکہ والے  
مومن نہیں ہیں۔



(ج)

طسم مذکورہ حروف کے معانی کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ بھی کوئی جانتا ہے؟ اپنا موقف بالہ لیل لکھیں۔  
جواب:-

حروف مقطعات حروف متشابہات میں شمار ہوتے ہیں، ذاتی طور پر ان کے معانی اللہ تعالیٰ جانتا ہے مگر اس کی عطا سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی جانتے ہیں خواہ بتانے کی اجازت نہیں کیونکہ ہر نبی تکمیل خدا ہوتا ہے اللہ سے بڑھ کر کوئی معلم نہیں۔ ثابت ہوا کہ ان کا معنی اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور اس کی عطا سے رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم بھی جانتے ہیں۔

سوال نمبر 2:-

اذ قال موسى لا حولہ زوجتہ عند مسيرہ من مدین  
الی مصرانی انشت ابصر من بعد نادا ساشکم منها بخسر  
حال الطريق وکان قد ضلھا او اشکم بشهاب قیس بالاضافۃ  
للبيان وترکھا ای شعلۃ نار فی راس قنبلہ او عود لعلکم تظطلون  
(الف)

کلام باری وکلام مفسر کا ترجمہ کریں اور آیت میں مذکور لفظ  
تظطلون صغہ بیان کر کے تعلیل کریں۔  
ترجمہ:-

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے اہل خانہ سے کہا جس  
وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام شہر مدین سے مصر کی طرف عازم  
سفر ہوئے کہ میں نے دیکھی ہے جو وہاں سے آگے ابھی وہاں سے  
میں کوئی خیر لانا ہوں راستہ کے بارے میں کیونکہ حضرت موسیٰ  
علیہ السلام راستہ بھول گئے تھے یا تمہارے پاس آگ کا شعلہ



کسی لکٹری وغیرہ میں لگایا ہوا لائٹا ہوں۔ یہ اضافت بیانہ  
ہے۔ اور بغیر اضافت کے بڑھنا بھی قرأت میں ثابت ہے  
بدل یا صفت کی صورت میں یعنی کسی بنی کے سر کو جلا کر  
آگ، کا شعلہ یا لکٹری، کا ٹکڑا جلا کر لاتا ہوں تاکہ تم سب کو  
تصطلوں کی تعلیل۔۔

جمع مذکر حاضر فعل مضارع معروف تالائی مزیں فیہ

ناقص ہائی، از باب افتعال

مشہور عرفی قانون کے مطابق باب افتعال کی تاء و طاء کو  
ساتھ تبدیل کیا گیا ہے، تصتلون سے تصطلون ہو گیا اور یہ  
صلی، بالتاء سے ماخوذ ہے۔

(ب)

مذکورہ آیت سے اگلی آیات کی روشنی میں بتائیں کہ موسیٰ  
علیہ السلام کو اس موقع پر کون کون سے معجزات عطا کیے گئے؟  
معجزات:-

۱۔ ذات باری تعالیٰ سے بلا واسطہ گفتگو کرنا۔

۲۔ ان آب کا عصارہ اترھا جن کا اور اس نے جادو گروں کے سانپوں کو قتل کیا۔  
۳۔ ان آب کو بید بیفاد کا معجون بنادیا گیا۔

۴۔ ان آب کو کامیابی اور جادو گروں کو شکست، ہوئی بلکہ وہ آب  
پر ایمان لے آئے۔

سوال نمبر 3:-

انی وحدت امراء تملکهم ای ہی ملکہ لہم  
اسمہا بلقیس و او تبیت من کل شیء نحتاج الیہ المملوک  
من الالة والعدة ولھا عرش سریر عظیم۔

(الف) ترجمہ کریں، نیز ملکہ بلقیس کی حکومت کس ملک میں تھی  
اور یہ کہ کو سلیمان علیہ السلام نے کس کام کے لیے طلب فرمایا تھا۔



تشریح:-

بیشک میں نے پایا ایک عورت کو جو ان پر حکومت کرتی ہے  
کہ وہ ان کی ملکہ ہے اور اس کا نام بلقیس ہے۔ اس کو ہر قسم  
کا سامان جس کی حکومت کو ضرورت ہوتی ہے مہیا ہے۔ اس  
کے پاس ایک بڑا تخت ہے  
بلقیس کی حکومت کس ملک پر تھی:-

قتیلہ سبا کی مشہور خاتون  
ملکہ بلقیس کی حکومت ملک یمن پر تھی اور یہ ملک ہر  
زمانہ میں مشہور رہا ہے۔  
ہرید کو طلب کرنے کا مقصد:-

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہرید کو یہ چھوٹا  
عطائی گئی تھی کہ وہ زمین پر اپنی جو بیج دکھ کر پانی کی اطلاع  
دے دیتا تھا۔ ایک دفعہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو نماز کی  
ادائیگی کے لیے وضو کرنے کی ضرورت پیش آئی اور زیر زمین  
پانی کی دامنائی کے لیے ہرید موجود نہیں تھا آپ نے اپنی  
ضرورت کے تحت اسے طلب کیا تھا۔

(ب) واپس آ جانے کے بعد ہرید عاجزی کی جس کیفیت سے بارگاہ نبوت میں  
حاضر ہوا بیان کریں؟ نیز بلقیس کا تخت کس طرح کا تھا۔  
حاضر ہونے کا منظر:-

جب ہرید آیا تو اپنا سر جھکا کر بیٹھ گیا اور  
بازو جھکا کر بیٹھ گیا۔ متواضع ہو کر آیا۔  
تخت بلقیس کی کیفیت:-

تخت بلقیس کی لمبائی اسی گز، اس کا  
عریں چالیس گز اور بلندی تیس گز جو کہ سونے اور چاندی سے ڈھالا گیا تھا۔ اس  
پر موتی اور یاقوت، انور زبرجد، ہنر اور زمرد جیسی قیمتی جوہرات جڑے ہوئے تھے۔  
اس کے پائے یاقوت، سرخ اور زبرجد، ہنر اور زمرد رکھے، اس تخت پر سات کمرے  
تھے ہر کمرہ کا ایک بندہ دروازہ تھا۔



سوال نمبر ۱۰ :-

وَإِذْ قَالَ لَقْمَنُ لِبَنِيهِ وَصَّوْءَ يَعْظُمُ يُبْنَى  
لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ فَرَجَعَ إِلَيْهِ وَاسْلَمَ  
(الف)

اگر آپ لقا کر ترجمہ کریں حضرت لقمان کو اللہ نے کس طرح کی حکمت سے نوازا تھا۔

ترجمہ :-

آپ یاد کیجیے جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے  
ہوئے کہا اے بیٹا! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنانا بیشک  
اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا بہت بڑا ظلم ہے بیٹے نے شریک  
ترک کر دیا اور مسلمان ہو گیا۔

ولقد اتینا لقمن الحکمة میں حکمت سے مراد :-

اللہ تعالیٰ نے حضرت  
لقمان علیہ السلام کو بے شمار انعامات سے نوازا تھا اس آیت میں  
حکمت سے مراد علم، دیانت، گفتگو میں پختگی اور دراندازی کی  
بہت سی باتیں ہیں۔

(ب)

حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو جو نصیحتیں فرمائی تھی  
وہ تحریر کریں ؟

جواب :-

- ۱۔ والدین کے ساتھ ہر حالت میں حسن سلوک کرنا۔
- ۲۔ ہر برائی کے بارے میں پوچھا جائے گا۔
- ۳۔ اللہ تعالیٰ ہر نیکی اور ہر برائی سے باخبر ہے۔
- ۴۔ آپ باقاعدہ سے نماز ادا کیا کریں۔
- ۵۔ اچھے کاموں کی لوگوں کو نصیحت کرو اور برے کاموں سے روکو۔

6۔ مصیبت کے وقت ہجر کے دامن کو مدت چھوڑو  
7۔ تکبر کی وجہ سے لوگوں سے افسرا غن مدت کرنا ۔  
8۔ زمین پر اکڑ کر مدت چلنا کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے بند نہیں  
فرماتا ۔

9۔ اپنی رفتار میں میانہ روی اختیار کرو  
10۔ گفتگو کے وقت اپنی آواز کو پسند رکھو اور سب سے  
بری آواز گھر سے کی آواز ہے ۔